نصر من اللہ وفتح قریب

ترکی فتح کی پیشینگوئیان

یورپ کا باہمی جدال وقتال

دنیا بھر کے مسلمانون کا بول بالا

جسکو

دہلی کے لائق اور کامل نجومی جناب حافظ شاہ مشتاق احمد خان صاحب نے علم نجوم اور جفر کے قواعد اور حساب سے مرتب کیا

یہ وہی

پیشین گوئیان ہین جنکا ابتدائی حصہ ۸۔ نومبر کی فتح ترکی کی نسبت سچا اور ہو بہو ثابت ہوا تھا۔ اس لیئے شائقین کے اصرار سے تمام پیشین گوئیون کا مجموعہ خاکسار حکیم محمد اسمعیل ساکن بازار لال چاہ دہلی نے

الحق پریس دہلی میں باہتمام منشی محمد عمر ۱۳۳۱ھ چھپوایا

بسم اللہ الرحمن [illegible]

یون تو ہم مسلمانون کا عقیدہ ہی کہ غیب کی خبر سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اسواسطے اگر کسی
انسانی حساب اور عقلی مشاہدہ سے آیندہ حالات کی نسبت کوئی پیشینگوئی کیجائے تو اسپر یقینی
طور سے ایمان لانا لازم نہین ہوتا۔ تاہم جہان اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کو عجیب و غریب طاقتین
اور کمالات عنایت فرمائے ہین۔ وہان اسکو وہ حکمتین اور باطنی قوتین بھی دی ہین جن سے زمانہ
آیندہ کے بارہ مین وہ قیاس دوڑا سکتا ہی۔ اور دنیا کو دکھا سکتا ہی کہ جو کچھ اُس نے پیشینگوئی کی
تہی وہ حرف بحرف اور جون کی تون پوری ہوئی اسلام نے جو غیبی امور کی نسبت قطعی حکم لگانے
مین احتیاط برتی ہی۔ اسکی وجہ سوائے اسکے اور کچھ نہین ہی کہ اسلام دنیا مین توکل سکہانے آیا ہی
یعنی وہ چاہتا ہی کہ اسکے پیرو خدائی ذات کے سوا کسی غیر چیز پر بہروسا اور اعتماد نہ کرین۔
چنانچہ مسلمانون نے اپنی ترقی کے زمانہ مین باوجود اسکے کہ نجوم۔ جفر اور رمل وغیرہ علوم پر
سیکڑون کتابین لکہین۔ اور اُنکے جزو کل سے واقفیت حاصل کی اور یہان تک عبور کیا کہ موجد
علم و فن سے بہی اپنی قابلیت کو بڑہا لیا۔ تاہم اُنکا عقیدہ اِن علوم کے بارہ مین ظن اور گمان سے
آگے نہ بڑہا۔ انہون نے کبہی یہ یقین نہ کیا کہ نجوم جفر وغیرہ کے حسابی نتائج یقینی اور واقعی
ہین۔ ذی علم طبقہ سے مخفی نہین ہی کہ مسلمانون مین بڑے بڑے نجومی۔ رمال اور جفار ایسے
ایسے گزرے ہین کہ دنیا نے انکو امام الفن تسلیم کیا۔ اسپر بہی اُنکے ایمان بالغیب کا یہ عالم تہا
کہ خدا کی ذات کے سوا اور اُسکے احکام کے علاوہ کبہی انہون نے اِن چیزون پر پختہ بہروسا
اور اعتماد نہین کیا۔ حالانکہ اِن کے حسابات ہمیشہ شاہان وقت اور دیگر مہتم بالشان اشخاص کے
سامنے تیر بہدف اور بے کم و کاست صحیح ثابت ہوئے۔ پس ہم بہی اِس عقیدہ کا اظہار کرکے ذیل
کی عبارت مین فن نجوم سے جو کچھ پیشینگوئیان اخذ کرکے لکہی جاتی ہین یہ باعتبار استخراج
حساب بالکل یقینی اور بلا شبہ ہین۔ مگر باعتبار عقائد مذہبی ہمکو اقرار کرنا پڑتا ہی کہ الغیب عند اللہ

مسلمان بندہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ جو کچھ خدا چاہیگا۔ وہی ہوگا۔ جب اٹلی اور ترکی کی لڑائی ہوئی تمام اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ مچا ہوا تھا۔ لوگ کہتے تھے دیکھیے اب مسلمانوں کا انجام کار کیا ہوگا کیونکہ کفار نے خفیہ منصوبہ باندھکر لڑائی شروع کی تھی۔ لیکن جن لوگوں کو جفر اور نجوم سے واقفیت تھی۔ انہوں نے زائچہ کشی سے حساب لگا لیا تھا کہ اٹلی مسلمانوں کے مقابلہ میں منہ کی کھائیگی۔ اور آخر اس کا ظہور ہو کر رہا۔ ایسے ہی جب بلقان کی متحدہ ریاستوں نے روس آسٹریا کی علانیہ اور دیگر سفید طاقتوں کی مخفی تحریک سے متاثر ہو کر تنہا ترکی سلطنت پر حملہ کیا تو سارے جہان میں خصوصًا مسلمانان عالم میں شور و بکا اور نوحہ و ماتم برپا ہو گیا۔ مسلمانوں کے دل اس تفقہ یورش سے ہل گئے اور انہوں نے عالم ہراس میں سمجھا کہ مسلمانوں کا وقت آخر آن پہنچا۔ اب انکی ہستی کوئی دم کی مہمان ہے۔ لیکن اس دردناک زمانہ اور جگر خراش وقت میں ہر مسلمان اپنی اپنی حیثیت اور معلومات کے موافق جنگ کے انجام کار پر رائے لگاتا اور قیاس دوڑاتا ہے۔ میں نے بھی چاہا کہ کسی ایسے شخص سے جسکو جفر۔ رمل اور نجوم سے پوری آگاہی اور اچھی دستگاہی ہو۔ از روئے زائچہ معلوم کروں کہ لڑائی کا انجام کار کیا ہوگا۔ مگر اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسے کامل شخص کا دستیاب ہونا محال نظر آتا تھا۔ جو مذکورہ علوم پر ایسا پورا عبور رکھتا ہو کہ اسکا حساب بھی اعتماد کے قابل سمجھا جائے۔ لیکن حسن اتفاق کہ دہلی کے ایک چھپے رستم جن کو جفر نجوم اور رمل سے ایسی ہی واقفیت ہے۔ جتنی ایک استاد کامل کو ہونی چاہیئے۔ مل گئے اور انہوں نے باوجود اپنی اس محتاط اور اخفا پسند طبیعت کے جس نے آجتک انکو پردہ گمنامی میں رکھا موجودہ جنگ کے اشتعال انگیز جذبہ سے متاثر ہو کر اقرار کیا کہ وہ اپنی تحقیقات نجوم۔ جفر کو علانیہ شائع کرنیکے لیے آمادہ و تیار ہیں۔ ان صاحب کا نام جناب حافظ شاہ **مشتاق احمد خان** صاحب ہیں۔ جن کی ایک تصنیف دل کی مراد یعنی **نقش مثلث کا فیض** کے نام سے ابھی حال میں شائع ہوئی ہے۔ اور ذی علم طبقہ میں بہت پسندیدگی اور مقبولیت سے دیکھی گئی ہے

شاہ صاحب نے ایک ایسا جامع اور حاوی زائچہ تیار کیا جس مین تمام ممالک شاہان یورپ اور تمام اسلامی ممالک اور وہان کے بادشاہون کے زمانہ آئندہ کی نسبت رائے زنی ہے اور چونکہ حضور سلطان جارج پنجم بہی بحیثیت کروڑون مسلمانون کے شہریار ہونیکے ایک اسلامی بادشاہ مانے جاتے ہین لہذا انکو بہی اس دائرے مین شریک کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ جن حضرات نے رسائل **شیخ سنوسی** حصہ اول و دوم مصنفہ حضرت مولانا خواجہ **حسن نظامی** صاحب دہلوی خواہرزادہ حضرت مولانا خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کو پڑہا ہے انکو معلوم ہوگا کہ بعض بزرگان دیار اسلامی نے پیشینگوییان کی ہین کہ حضور سلطان جارج عنقریب اسلام قبول کرنے والے ہین اس اعتبار سے بہی شہریار ہونیکے کا شاہ دین اسلام کے زائچہ مین شریک کرنا بالکل موزون اور مناسب تہا۔ اب اس تمہید کے بعد زائچہ کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

زائچہ کی شکل تو آپنے ملاحظہ فرمائی لیکن اسکی اصل حقیقت وہی لوگ سمجھ سکینگے جو فن نجوم سے واقف ہون - اب ہم ذیل مین اس زائچہ کی لفظی تشریح بیان کرتے ہین تاکہ ناظرین نتائج نکالنے مین ذہن کو شریک کرسکین تشریح یہ ہے -

(۱) طالع وقت برج حوت آبی و جسد متفکر و متوسط و دیر کار ہے - اور طالع مین کیت واقع ہوا ہے - یہ کیت بذاتہ کوئی ستارہ نہین بلکہ سیارہ زمین کے عرض بلد کا ایک نقطہ ہے اور بخیال علمائے ہیئت برج حوت کیت کیواسطے مقام امن ہے +

(۲) سیارہ مشتری صاحب طالع ہے اور وہ نظر تثلیث سے ناظر ہے - یہ نظر تمام دوستی کی ہے

(۳) سیارہ زحل نظر تسدیس سے دیکھتا ہے - یہ نظر نیم دوستی کی ہے - اور یہ سیارہ رجعت مین ہے +

(۴) سیارہ عطارد نظر مقابلہ عداوت کی نظر سے دیکھتا ہے اگرچہ عطارد اپنے گھر مین اور خانہ شرف مین ہے - مگر درجہ شرف سے گزر گیا - اور عطارد کے ایک طرف زحل یا راہ اور دوسری طرف مریخ ہے - اسلئے عطارد بین النحسین واقع ہو کر نہایت نحس ہے +

(۵) خانہ میزان مین اجتماع قمر و مریخ و زہرہ و شمس ہے - اس خانہ مین مریخ کو وبال آفتاب کے ہبوط اور قمر کو طریقہ محترقہ قمر ہے - صرف زہرہ کے لیئے یہ خانہ اچھا تھا - مگر زہرہ تحت شعاع آفتاب ہے - اور بین النحسین ہے اسلئے نہایت ضعیف اور نحس ہے اور زہرہ چونکہ معشوق فلک ہے - اسکا مریخ اور کسی دیگر سیارہ کے درمیان مین ہونا باعث خونریزی ہے +

نتائج ان فلکی اوضاع کے حسب ذیل ہین

ترکی - خلیفۃ المسلمین خاقان البحرین البرین خادم الحرمین الشریفین حضرت سلطان محمد خامس نائب رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم فرمانروائے مملکت روم و مسلم حامی دین اسلام ایک متوسط اقبال کے شہنشاہ ہین جسقدر ایک شہنشاہ کا اقبال اوج عادت پر ہونا چاہیئے - وہ آجکل نہین ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ سیارہ مشتری طالع کو دوستی

کی نظر سے دیکھتا ہی۔ مگر وہ خود پوری قوت پر نہین ہی۔ یہی وجہ ہی کہ شعاع حکمرانی حضرت خلافت
مآب کی پرتو افشانی کامل طریقہ سے اقلیم جہانداری پر نہین ہوتی۔ لیکن ۲۴- نومبر ۱۹۱۲ء
کو یہ اپنی پوری قوت سے مرکز پر آجائیگا۔ اُسوقت حضور دین پناہ کے اقبال کو کمال حاصل ہوگا
لیکن اسکے ساتھ ہی حرکات النجوم اور حساب جفر سے یہ بات نظر آتی ہی کہ موجودہ اتحاد
ریاستہائے بلقان اقبال سلطانی سے زک پائیگا۔ وہان اتحاد دول یورپ چند روز کے
لیے خلافت مآب کو آشفتگی و پریشانی مین بھی مبتلا کریگا۔ لیکن چونکہ سیارون کی رفتار
حسب حال ہی۔ لہذا یہ پریشانی دیرپا نہوگی۔ اور دشمنون کے منصوبے خود انکے لیے وبال جان
اور وبال امن ہوجائینگے۔ روس و آسٹریا کی باہمی جنگ اور جرمن کا کھلم کھلا برسر پیکار ہونا
امکان مین نظر آتا ہی۔ زائچہ مین قیصر ولیم شاہ جرمن کا ستارہ مائل بفساد و خون ریزی
معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ قیصر کی فسادپسندی خود اُن کی اور جرمن قوم کی بربادی کا سبب
ہوگی تاہم اندیشہ ہی کہ دنیا کے امن و امان کو اس عنفوانی موجون والے بادشاہ کے نصیبہ کے
سبب بہت نقصان پہنچیگا۔ سیاست دان لوگون کی رائے مین جرمن۔ اٹلی اور آسٹریا کا
متفق و متحد ہونا مانا جاتا ہی۔ لیکن نجوم و جفر کے مشاہدات ثابت کرتے ہین کہ عملدرآمد
کے وقت یہ تینون اپنی اپنی اغراض کے پیچھے مبتلا ہوکر جو کبھی لڑائی لڑینگے۔ علاوہ بر فرانس
اور انگلستان کی شرکت بھی دیرپا اور مفید امن دکھائی نہین دیتی۔ فرانس انگلستان کو
وقت کے وقت دھوکہ دینے والا نظر آتا ہے۔ رہ گیا روس۔ اُسکی نسبت جہان تک
حساب مدد دیسکتا ہی۔ یہی فیصلہ کرنا پڑتا ہی کہ وہ ان سب دولتون کی نسبت فائدہ مین
رہیگا۔ لیکن یہ فائدہ چندروزہ اور عارضی ہوگا۔ کیونکہ سیارون کی نحس رفتار کا زمانہ
مملکت روس کے بہت ہی قریب آگیا ہی۔ چنانچہ وہ دول یورپ کی باہمی مخالفت اور
موجودہ جنگ کے نتائج سے جسقدر فوائد حاصل کریگا۔ اُس سے بڑھکر خانگی جھگڑون
اور ملکی بغاوتون سے اُسکی حکومت کو نقصان پہنچیگا۔ اور عجب نہین کہ مسلمانان

روس اپنی بلند اقبالی کے طفیل کوئی ایسا نمایان کام کرین جو حکمرانی زار روس کو اوس سے اکھاڑ دے
ایران کی بیداری اور ایک خوفناک تحریک کے زبردست حملے سے روس کے دیرینہ منصوبون کو
ہیبتناک صدمہ پہنچنے والا ہی۔ رفتار سیارگان سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ مسلمانان افغانستان
مسلمانان روس سے عنقریب روسی حکومت کے مرکز مین فاتحانہ معانقہ کرینگے ۔

قصہ مختصر یورپ کے زوال کا زمانہ بہت قریب نظر آتا ہی۔ سوائے انگلستان کے جس کا
اقبال مسلمانون کے فروغ کے ساتھ وابستہ ہی۔ دول یورپ کی باہمی کشیدگیون سے گو ابتدا
مین انگلستان کو بھی پے در پے صدمات اور مصائب پیش آئین گے۔ لیکن انجام کار برٹش
قوم کی فلاح و بہبودی بحیثیت تاجداری و حکمرانی کے ہی۔ قومی اور معاشرتی معاملات مین
(جن کو نئی روشنی والے سوشل امور کہتے مین) انگلستان کا زوال بھی امکان سے خارج نہین
جاپان کی نسبت جہان تک غور کیا گیا۔ اُسکی رفتار ترقی مین کوئی رکاوٹ نظر نہین آتی
بلکہ تبت و چین پر اسکا ستارہ اقبال شعاعین ڈالتا دکھائی دیتا ہی۔ نیز گردش افلاک سے یہ امر بھی
ہویدا ہوتا ہی کہ جاپان کسی عظیم الشان تبدیلی خیالات یا تبدیل عقائد کی جانب مائل ہی۔ گو ابتدا
مین اُسکا میلان بطور سیاست و حکمت عملی کے ہوگا۔ لیکن انجام کار اس تبدیلی عقائد کا
جاپانیون کے خیالات کو ایک مرکز پر متحد کردیگا۔ مین ٹھیک طور سے فیصلہ تو نہین کرسکتا
ہون کہ کیا عقائد و خیالات ہین جن کو جاپانی اختیار کرینگے۔ لیکن حساب نجوم سے اسقدر
مترشح ہوتا ہی کہ یہ عقائد اسلام کے بہت قریب ہون گے۔ جن سے فائدہ اُٹھا کر جاپانی لوگ
تمام ایشیا مین ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد ڈالین گے۔ چین کی بیداری جسکا آجکل چرچہ ہو رہا ہے
از روئے حساب جفر ملک چین کے لیے مفید نہین ہوگی۔ ترکی و ایران کیطرح جمہوری حکومت
کے خیالات چینیون کو بھی مصائب و آلام مین مبتلا کرینگے۔ لیکن انکی بہتری کا زمانہ جاپان
کی اور مسلمانان چین کی یکجائی شرکت سے شروع ہوگا۔ امریکہ و چین کے زائچون کو ملا کر دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ امریکہ کو تجارتی امور مین چین خوفناک زک دیگا۔ ہندوستان کا ستا

چینیون کے مقابلہ مین زیادہ خوش حالی کی خبر دیتا ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ اہل ہند
برٹش تاج کی سرپرستی مین بہت جلد سیلف گورنمنٹ حاصل کرینگے ۔افغانستان کا
زائچہ دنیا بھر کے بادشاہون۔ قومون اور ملکون سے عمدہ اور تعجب خیز ہے ۔خوش اقبالی
کی جو شکلین جاپانی علاقہ مین انڈے بجوم معلوم ہوتی ہین۔اُس سے کئی گنا زیادہ افغانستان
کی نسبت معلوم ہوتی ہین اگرچہ شاہ افغانستان کو بھی چند عارضی پریشانیان پیش آتی
معلوم ہوتی ہین۔لیکن خوشی اور فارغ البالی اور ترقی کا زمانہ افغانستان کے لیے بہت
شاندار اور تعجب خیز ثابت ہوتا نظر آتا ہے ٭

حاصل کلام دنیا کے اس مجموعی زائچہ کے بعد آخری رائے جنگ بلقان کی نسبت یہ ہے
کہ چارون متحدہ ریاستین نہایت ذلیل اور ناکام ہونگی۔ اور اُن کی لن ترانیان ایک ایک
کرکے سب خاک مین ملجائین گی ٭

پہلی نومبر ۸ تاریخ تک ترکی فوج اور اُسکے دشمنون مین خوفناک کشمکش جنگ ہو
اور ۸۔ نومبر کو ترکی ایک شاندار فتح حاصل کرے ۔جسکے بعد یا تو ۱۰۔ نومبر کو لڑائی کا خاتمہ
ہوجائے ورنہ ۲۴۔ نومبر تک ترکی فتوحات کے ساتھ لڑائی کا سلسلہ جاری رہے جو
۲۴۔ نومبر کے بعد ترکی اقبال کا ستارہ اپنے خاص مرکز پر آجائے گا۔ اسواسطے اگر
۲۴۔ نومبر کے بعد لڑائی جاری رہی تو ترکی کو ایک عظیم الشان اور سکتہ مین ڈالنے والی
والی فتوحات حاصل ہون کہ تمام دنیا انگشت بدہان رہ جائے فقط ۔ واللہ اعلم بالصواب

حسب اجازت منجم صاحب موصوف

خاکسار حکیم محمد اسمٰعیل نے

بازار لال چاہ دہلی سے شائع کیا